اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”اسلامی مہینوں، نفل روزوں، عید اور فضول باتوں سے بچنے کے مدنی پھول“

(01): ”نفل روزے کے ۱۳ مدنی پھول“

(1) جنت کا انوکھا درخت:

جس نے ایک نفل روزہ رکھا اُس کیلئے جنت میں ایک دَرَخت لگا دیا جائے گا جس کا پھل اَنار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہو گا، وہ شہد جیسا میٹھا اور خوش ذائِقہ ہو گا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت روزہ دار کو اُس دَرَخت کا پھل کھلائے گا۔(مُعْجَم کَبِیْر ج۱۸ ص۳۶۶ حدیث ۹۳۵)

(2) 40 سال کا فاصِلہ دوزخ سے دُوری:

جس نے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے ایک نَفْل روزہ رکھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے دوزخ سے چالیس سال (کی مسافت کے برابر) دُور فرما دے گا۔ (جَمعُ الجَوامع ج۷ ص۱۹۰ حدیث ۲۲۲۵۱)

(3) دوزخ سے 50 سال کی مسافت تک دُوری:

جس نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سوار کی پچاس سالہ مسافت (یعنی فاصلے) تک دور فرما دے گا۔(کَنزُالعُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۹)

(4) زمین بھر سونے سے بھی زیادہ ثواب:

اگر کسی نے ایک دِن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پورا نہ ہو گا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دِن ملے گا۔ (اَبویَعْلٰی ج۵ ص۳۵۳ حدیث ۶۱۰۴)

www.farzuloom.net

(5) جهنم سے بہت زیادہ دُوری:

جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا فرض روزہ رکھا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا ساتوں زمینوں اور آسمانوں کے مابین (یعنی درمیان) فاصلہ ہے۔ اور جس نے ایک دن کا نفل روزہ رکھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا زمین و آسمان کا درمیانی فاصِلہ ہے۔ (مَجۡمَعُ الزَّوائِد ج۳ ص۴۴۵ حدیث ۵۱۷۷)

(6) کوا بچپن تا بڑھاپا اُڑتا رہے یہاں تک کہ۔۔۔:

جس نے ایک دن کا روزہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے رکھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا کہ ایک کوا جو اپنے بچپن سے اُڑنا شروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مر جائے۔ (اَبو یَعۡلٰی ج۱ ص۳۸۳ حدیث ۹۱۷)

(7) روزے جیسا کوئی عمل نہیں:

حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: "یا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے ایسا عمل بتایئے جس کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤں۔" فرمایا: "روزے کو خود پر لازم کر لو کیونکہ اس کی مثل کوئی عمل نہیں۔" راوی کہتے ہیں: "حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے گھر دن کے وَقت مہمان کی آمد کے علاوہ کبھی دُھواں نہ دیکھا گیا (یعنی آپ دن کو کھانا کھاتے ہی نہ تھے روزہ رکھتے تھے)۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۵ ص۱۷۹ حدیث ۳۴۱۶)

(8) روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے:

صُوۡمُوۡا تَصِحُّوۡا۔ یعنی روزہ رکھو تَندُرُست ہو جاؤ گے۔ (مُعۡجَم اَوۡسَط ج۶ ص۱۴۶ حدیث ۸۳۱۲)

(9) محشر میں روزہ داروں کے مزے:

قیامت کے دن جب روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بو سے پہچانے جائیں گے، ان

www.farzuloom.net

کے لئے دستر خوان لگایا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا: "کھاؤ! کل تم بھوکے تھے، پیو! کل تم پیاسے تھے، آرام کرو! کل تم تھکے ہوئے تھے۔" پس وہ کھائیں گے پئیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مَشَقَّت اور پیاس میں مُبتَلا ہوں گے۔

(جَمعُ الجَوامِع ج ۱ ص ۳۳۴ حدیث ۲۴۶۲)

(10)......تو وہ جنت میں داخل ہوگا:

جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہتے ہوئے انتقال کر گیا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اور جس نے کسی دِن **الله** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے روزہ رکھا، اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ داخِلِ جنت ہو گا۔ اور جس نے **الله** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے صَدَقہ کیا، اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ داخِل جنت ہو گا۔ (مُسند امام احمد ج ۹ ص ۹۰ حدیث ۲۳۳۸۴)

(11) جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ھے:

حضرت سَیِّدَتنا اُمِّ عمارہ بنت کعب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنہا فرماتی ہیں: سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے یہاں تشریف لائے، میں نے کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: "تم بھی کھاؤ!" میں نے عرض کی: "میں روزے سے ہوں۔" تو فرمایا: "جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اُس روزہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔" (تِرمذی ج ۲ ص ۲۰۵ حدیث ۷۸۵)

(12) ھڈیاں تسبیح کرتی ھیں:

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ بلال رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: "اے بلال! (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ) آؤ ناشتہ کریں۔" تو (حضرتِ سیِّدُنا) بِلال رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے عرض کی: "میں روزے سے ہوں۔" تو رَسُولَ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "ہم اپنا رِزق کھا رہے ہیں اور بلال (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ) کا رِزق جنت میں بڑھ رہا ہے۔" پھر فرمایا: "اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے

www.farzuloom.net

فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔ ''(ابنِ ماجہ ج۲ ص۳۴۸ حدیث ۱۷۴۹)

(13)روزے میں مرنے کی فضیلت:

''جو روزے کی حالت میں مرا، **اللہ** تعالیٰ قِیامت تک کیلئے اُس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔''

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۳ ص۵۰۴ حدیث ۵۵۵۷)

(فیضانِ رمضان ص ۳۱۳ تا ۳۳۰)

----

(02): ''نفل روزے کے مختلف مدنی پھول''

ایامِ بیض کے روزے:

ہر مَدَنی ماہ (یعنی سن ہجری کے مہینے) میں کم از کم تین ۳ روزے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو رکھ ہی لینے چاہئیں۔ اس کے بے شمار دُنیوی اور اُخروِی فوائد ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے ''ایامِ بِیض ''یعنی چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو رکھے جائیں۔

ایامِ بیض کے روزوں کے متعلق 3 رِوایات

{۱} اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چار چیزیں نہیں چھوڑتے تھے، عاشورا کا روزہ اور عشرۂ ذُوالْحِجَّہ کے روزے اور ہر مہینے میں تین ۳ دن کے روزے اور فجر (کے فرض) سے پہلے دو ۲ رَکْعَتَیں (یعنی دو سُنَّتیں)۔ (نَسائی ص ۳۹۵ حدیث ۲۴۱۳) حدیثِ پاک کے اس حصے ''عشرۂ ذُوالْحِجَّہ کے روزے'' سے مراد ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی نو ۹ دنوں کے روزے ہیں، ورنہ دس ذُوالْحِجَّہ کو روزہ رکھنا حرام ہے۔ (ماخوذ از مرآۃ المناجیح ج۳ ص۱۹۵)

{۲} حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ طبیبوں کے طبیب، **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَیّامِ بِیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حضر (یعنی

قیام) میں۔ (نَسائی ص۳۸۶ حدیث ۲۳۴۲)

{۳} اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا رِوایت فرماتی ہیں: "انبیا کے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک مہینے میں ہفتہ، اتوار اور پیر کا جبکہ دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جُمعرات کا روزہ رکھا کرتے۔" (تِرْمِذی ج۲ ص۱۸۶ حدیث ۷۴۶)

ایامِ بیض کے روزوں کے بارے میں 5 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

{۱} "جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنَّم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔" (ابنِ خُزَیْمہ ج۳ ص۳۰۱ حدیث ۲۱۲۵) {۲} ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دَہر (یعنی ہمیشہ) کے روزے۔ (بخاری ج۱ ص۶۴۹ حدیث ۱۹۷۵) {۳} رَمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی (یعنی جیسے نفاق) دُور کرتے ہیں۔ (مُسنَد اِمام اَحمد ج۹ ص۳۶ حدیث ۲۳۱۳۲) {۴} جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔ (مُعْجَم کَبِیر ج۲۵ ص۳۵ حدیث ۶۰) {۵} جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو 13، 14 اور 15 کو رکھو۔ (نَسائی ص۳۹۶ حدیث ۲۴۱۷)

مرنے کی دعائیں مانگتے تھے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایّامِ بیض کے روزوں، نیکیوں اور سنتوں کا ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کا مَدَنی ماحول اپنا لیجئے، صرف دُور دُور سے دیکھنے سے بات نہیں بنے گی، سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِجتماعی اعتکاف بھی فرمایئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ وہ قلبی سکون میسر آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ (فیضانِ رمضان ص۳۵۹ تا ۳۶۰)

www.farzuloom.net

پیر شریف اور جمعرات کے روزوں کے متعلق 5 روایات

{۱} حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: پیر اور جُمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اُس وَقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (تِرْمِذِی ج ۲ ص ۱۸۷ حدیث ۷۴۷) تاکہ روزے کی برکت سے رحمتِ الٰہی کا دریا جوش مارے۔ (مراٰۃ ج ۳ ص ۱۸۸)

{۲} **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پیر شریف اور جُمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے، اِس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: ان دونوں دنوں میں **اللہ** تَعَالٰی ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنہوں نے باہم (یعنی آپس میں) جدائی کرلی ہے ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صلح کرلیں۔ (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۴۴ حدیث ۱۷۴۰)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت مراٰۃ جلد 3 صفحہ 196 پر فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہِ! یہ دونوں دن بڑی عظمت اور برکت والے ہیں کیوں نہ ہوں کہ انہیں عظمت والوں سے نسبت ہے، "جمعرات" تو جمعہ کا پڑوسی ہے اور حضرتِ آمنہ خاتون کے حاملہ ہونے کا دن ہے، اور "پیر" حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کا دن بھی ہے اور نزولِ قراٰن کریم کا بھی۔

{۳} اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا رِوایَت فرماتی ہیں: نبیوں کے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پیر اور جمعرات کے روزے کا خاص خیال رکھتے تھے۔ (تِرْمِذِی ج ۲ ص ۱۸۶ حدیث ۷۴۵)

{۴} حضرت سَیِّدُنا ابوقَتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار

www.farzuloom.net

،رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پیر شریف کے روزے کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا: اِسی میں میری وِلادت ہوئی، اِسی میں مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔ (مُسلِم ص ۵۹۱ حدیث ۱۹۸۔ ۱۱۶۲)

{۵} حضرت سَیِّدُنا اُسامہ بن زَید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے غلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: فرماتے ہیں کہ سَیِّدُنا اُسامہ بن زَید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سفر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ ترک نہیں فرماتے تھے۔ میں نے ان کی بارگاہ میں عرض کی: کیا وجہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس بڑی عمر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا وجہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: لوگوں کے اَعمال پیر اور جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۹۲ حدیث ۳۸۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"جَنَّت" کے تین حُرُوف کی نسبت سے
بدھ اور جمعرات کے روزوں کے 3 فضائل

{۱} حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سَیِّدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بشارت نشان ہے: جو بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اُس کے لئے جہنَّم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (اَبو یَعْلٰی ج ۵ ص ۱۱۵ حدیث ۵۶۱۰)

{۲} حضرتِ سَیِّدُنا مسلم بن عُبَیدُ اللہ قرشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والدِ مکرّم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں یا تو خود عرض کی یا کسی اور نے دریافت کیا: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ سرکار صَلَّی اللہُ

www.farzuloom.net

تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خاموش رہے، پھر دوسری مرتبہ عرض کی، پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ تیسری بار پوچھنے پر اِستفسار فرمایا کہ روزے کے مُتَعَلِّق کس نے سوال کیا؟ عرض کی، میں نے یا نبیَّ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! تو جواباً ارشاد فرمایا: بے شک تجھ پر تیرے گھر والوں کا حق ہے تو رَمضان اور اس سے مُتَّصِل مہینے (شوال) اور ہر بدھ اور جمعرات کے روزے رکھ کہ اگر تو ایسا کرے گا تو گویا تو نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۹۵ حدیث ۳۸۶۸)

{۳} فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "جس نے رَمضان، شوال، بدھ اور جُمعرات کا روزہ رکھا تو وہ داخلِ جنت ہوگا۔" (اَلسُّنَنُ الْکُبْرٰی لِلنَّسَائی ج۲ ص۱۴۷ حدیث ۲۷۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مصطفٰے" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پیر "کرم" کے تین حُرُوف کی نسبت سے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزوں کے فضائل پر مشتمل 3 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

{۱} جس نے بدھ، جمعرات وجُمُعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالٰی اُس کیلئے جنت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصّہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہر سے۔ (مُعْجَمُ اَوْسَط ج۱ ص۸۷ حدیث ۲۵۳)

{۲} جس نے بدھ، جمعرات و جُمُعہ کا روزہ رکھا اللہ تَعَالٰی اُس کیلئے جنت میں موتی اور یاقوت و زَبرجد کا مَحَل بنائے گا اور اُس کیلئے دوزخ سے براءَت (یعنی آزادی) لکھ دی جائے گی۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۹۷ حدیث ۳۸۷۳)

{۳} جس نے بدھ، جمعرات وجُمُعہ کا روزہ رکھا پھر جُمُعہ کو تھوڑا یا زیادہ تصدق (یعنی خیرات) کرے تو جو گناہ کئے ہیں بخش دیئے جائیں گے اور ایسا ہو جائے گا جیسے اُس دِن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

(ایضاً حدیث ۳۸۷۲)

www.farzuloom.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”جُمُعہ“ کے حُرُوف کی نسبت سے جُمُعہ کے روزے کے متعلق 4 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

{۱}”جس نے جُمُعہ کا روزہ رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے آخرت کے دس دِنوں کے برابر اَجر عطا فرمائے گا اور وہ ایام (اپنی مقدار میں) اَیامِ دنیا کی طرح نہیں ہیں۔“ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۹۳ حدیث ۳۸۶۲)

فتاوٰی رضویہ جلد 10 صفحہ 653 پر ہے: روزۂ جمعہ یعنی جب اِس کے ساتھ پنج شنبہ یا شنبہ (یعنی جمعرات یا ہفتے کا روزہ) بھی شامل ہو مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔

{۲}”جس نے جُمُعہ ادا کیا اور اِس دِن کا روزہ رکھا اور مریض کی عیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور نکاح میں حاضر ہوا تو اُس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔“ (مُعْجَم کبِیر ج۸ ص۹۷ حدیث ۷۴۸۴)

{۳}”جس نے روزے کی حالت میں یومِ جُمُعہ کی صبح کی اور مریض کی عیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور صَدَقہ کیا تو اُس نے اپنے لئے جنت واجب کرلی۔“ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۹۳ حدیث ۳۸۶۴)

{۴} جس نے بروزِ جُمُعہ روزہ رکھا اور مریض کی عیادت کی اور مِسکین کو کھانا کھلایا اور جنازے کے ہمراہ چلا تو اُسے چالیس سال کے گناہ لاحق نہ ہوں گے۔ (ایضاً ص۳۹۴ حدیث ۳۸۶۵) حدیثِ پاک کے اس حصّے ”اُسے چالیس سال کے گناہ لاحق نہ ہوں گے“ سے مراد یا تو اُسے نیکی ہی کی توفیق ملے گی یا گناہ صادر ہوئے تو ایسی توبہ کی توفیق مل جائے گی جو اس کے گناہوں کو مٹا دے گی۔

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَہُت کم جُمُعہ کا روزہ ترک فرماتے تھے۔ (ایضاً)

www.farzuloom.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح عاشورا کے روزے کے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اِسی طرح جُمُعہ میں بھی کرنا ہے، کیوں کہ خصوصیت کے ساتھ تنہا جُمُعہ (اس مسئلے کا خلاصہ آگے آرہا ہے) یا صِرف ہفتے کا روزہ رکھنا مکروہِ تَنزِیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جُمُعہ یا ہفتہ آگیا تو تنہا جُمُعہ یا ہفتے کا روزہ رکھنے میں کراہت نہیں۔ مَثَلاً 15 شعبانُ الْمُعظَّم، 27 رَجَبُ الْمُرَجَّب وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"فَضل" کے تین حُرُوف کی نسبت سے تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کی ممانعت پر 3 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

{۱} شبِ جُمُعہ کو دیگر راتوں میں شب بیداری کیلئے خاص نہ کرو اور نہ ہی یومِ جُمُعہ کو دیگر دنوں میں روزے کے ساتھ خاص کرو مگر یہ کہ تم ایسے روزے میں ہو جو تمہیں رکھنا ہو۔ (مُسلِم ص۵۷۶ حدیث ۱۱۴۴)

مُفَسِّرِ شہیرحکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان مراٰۃ جلد 3 صفحہ 187 پر "شبِ جمعہ کو دیگر راتوں میں شب بیداری کیلئے خاص نہ کرو۔" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جمعہ کی رات میں عبادت کرنا منع نہیں، بلکہ اور راتوں میں بالکل عبادت نہ کرنا مناسب نہیں کہ یہ غفلت کی دلیل ہے چونکہ جمعہ کی رات ہی زیادہ عظمت والی ہے، اندیشہ تھا کہ لوگ اس کو نفلی عبادتوں سے خاص کرلیں گے اس لیے اسی رات کا نام لیا گیا۔

{۲} تم میں سے کوئی ہرگز جُمُعہ کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد میں ایک دن ملا لے۔ (بُخارِی ج۱ص۶۵۳ حدیث ۱۹۸۵)

{۳} جُمُعہ کا دِن تمہارے لئے عید ہے اِس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۲ص۸۱حدیث۱۱)

احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تنہا جُمُعہ کا روزہ نہ رکھنا چاہئے مگر یہ ممانعت صرف اُسی صورت میں ہے جبکہ خصوصیت کے ساتھ جمعہ ہی کا روزہ رکھا جائے اگر خصوصیَّت نہ ہو مَثَلاً جمعہ کے روز چھٹی تھی اِس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزہ رکھ لیا تو کراہت نہیں۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنّان مراٰۃ جلد 3 صفحہ 187 پر فرماتے ہیں: مَثَلاً کوئی شخص ہر گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا عادی ہو اور اتفاق سے اس دن جمعہ آجائے تو رکھ لے، اب خلافِ اولیٰ بھی نہیں۔

روزۂ جمعہ کے متعلق ایک فتویٰ:

اِس ضمن میں فتاوٰی رضویہ (مُخَرَّجَہ) جلد 10 صَفحہ 559 سے معلوماتی سُوال جواب ملاحظہ ہوں: سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلے میں کہ جمعہ کا روزۂ نفل رکھنا کیسا ہے؟ ایک شخص نے جمعہ کا روزہ رکھا دوسرے نے اُس سے کہا جمعہ عیدُ الْمُؤمنین ہے، روزہ رکھنا اس دن میں مکروہ ہے اور باصرار بعد دوپہر کے روزہ تڑوادیا اور کتاب ''سِرُّالْقُلُوب'' میں مکروہ ہونا لکھا ہے دکھلا دیا۔ ایسی صورت میں روزہ توڑنے والے کے ذمے کفارہ ہے یا نہیں؟ اور تڑوانے والے کو کوئی الزام ہے یا نہیں؟۔ الجواب: جمعہ کا روزہ خاص اس نیت سے (رکھنا) کہ آج جمعہ ہے اس کا روزہ بِالتَّخصیص (یعنی خصوصیت سے رکھنا) چاہئے، مکروہ ہے، مگر نہ وہ کراہت کہ توڑنا لازم ہوا، اور اگر خاص بہ نیت تخصیص نہ تھی تو اصلاً کراہت بھی نہیں، اُس دوسرے شخص کو اگر نیتِ مکروہہ پر اطلاع نہ تھی جب تو اعتراض ہی سرے سے حماقت ہوا اور روزہ توڑوادینا شرع پر سخت جرأت، اور اگر اطلاع بھی ہوئی جب بھی مسئلہ بتادینا کافی تھا نہ کہ روزہ تڑوانا اور وُہ بھی بعد دوپہر کے، جس کا اختیار نفل روزے میں والدین کے سوا کسی کو نہیں، توڑنے والا اور تڑوانے والا دونوں گنہ گار ہوئے، توڑنے والے پر قضا لازم ہے کفارہ اصلاً (یعنی بالکل) نہیں۔ وَاللہُ تعالیٰ اَعلَم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ اور اتوار کے روزے:

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا ہے کہ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہفتے اور اتوار کا روزہ رکھا کرتے اور فرماتے: "یہ دونوں (یعنی ہفتہ اور اتوار) مشرکین کی عید کے دِن ہیں اور میں چاہتاہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔" (ابنِ خُزَیمہ ج۳ص۳۱۸حدیث۲۱۶۷)

تنہا ہفتے کا روزہ رکھنا منع ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن بسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی بہن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا سے رِوایت کرتے ہیں کہ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''ہفتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے علاوہ مت رکھو۔'' حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو عیسٰی ترمذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور یہاں ممانعت سے مراد کسی شخص کا ہفتے کے روزے کو خاص کرلینا ہے کہ یہودی اِس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ (تِرمِذِی ج۲ص۱۸۶حدیث۷۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"اے شہنشاہِ مدینہ" کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے روزۂ نَفْل کے 13 مَدَنی پھول

☆ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزے سے اِس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والدین کی اطاعت کرے۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۴۷۸)

☆شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۴۷۷)

☆ نفل روزہ قصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اگر توڑے گا تو قضا واجب ہو گی۔ (ایضاً ص۴۷۳)

☆ نفل روزہ جان بوجھ کر نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا مثلاً عورت کو روزے کے دَوران حیض

www.farzuloom.net

آ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر قضا واجب ہے۔(ایضاً ص ۴۷۴)

☆نفل روزہ بلا عذر توڑنا، ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اُسے یعنی مہمان کو ناگوار گزرے گا۔ یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اَذِیت ہوگی تو نفل روزہ توڑنے کیلئے یہ عذر ہے بشرطیکہ یہ بھروسا ہو کہ اس کی قضا رکھ لیگا اور یہ بھی شرط ہے کہ ضَحْوۂِ کُبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج۳ص۴۷۵-۴۷۶)

☆والدین کی ناراضی کے سبب عصر سے پہلے تک نفل روزہ توڑ سکتا ہے بعد عصر نہیں۔ (ایضاً ص ۴۷۷)

☆اگر کسی اسلامی بھائی نے دعوت کی تو ضَحْوۂِ کُبریٰ سے قبل نفل روزہ توڑ سکتا ہے مگر قضا واجب ہے۔(دُرِّمُختار ج۳ص۴۷۷، ۴۷۳)

☆اس طرح نیت کی کہ "کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو ہے۔" یہ نیت صحیح نہیں ، بہر حال روزہ دار نہیں۔ (عالمگیری ج۱ص۱۹۵)

☆ملازِم یا مزدور اگر نفل روزہ رکھیں تو کام پورا نہیں کر سکتے تو "مُستاجر"(یعنی جس نے ملازَمت یا مزدوری پر رکھا ہے) کی اجازت ضروری ہے۔ اور اگر کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی ضرورت نہیں۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۴۷۸)

☆طالبِ علمِ دین اگر نفل روزہ رکھتا ہے تو کمزوری ہوتی، نیند چڑھتی اور سستی کے سبب طلبِ علمِ دین میں رکاوٹ کھڑی ہوتی ہے تو افضل یہ ہے نفل روزہ نہ رکھے۔

☆حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اس طرح روزے رکھنا"صَومِ داوٗدی" کہلاتا ہے اور ہمارے لئے یہ افضل ہے۔ جیسا کہ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "افضل روزہ میرے بھائی داوٗد(عَلَیْہِ السَّلام) کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دِن نہ رکھتے اور دشمن کے مقابلے سے فرار نہ ہوتے تھے۔ "(ترمذی ج۲ص۱۹۷حدیث ۷۷۰)

www.farzuloom.net

☆حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تین ۳ دن مہینے کے شروع میں، تین ۳ دن وَسط (یعنی بیچ) میں اور تین ۳ دن آخر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اَوائل، اَوَاسط اور اَواخر میں روزہ دار رہتے تھے۔ (ابن عساکر ج ۲۴ ص ۴۸)

☆صومِ دہر (یعنی ہمیشہ روزے رکھنا سوا ان پانچ دنوں یعنی شوال کی یکم اور ذِی الحجہ کی دسویں تا تیرھویں کے جن میں روزہ رکھنا حرام ہے) مکروہِ تنزیہی ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۹۱)

ہمیشہ روزہ رکھنا:

ہمیشہ کے روزوں سے ممانعت پر "بخاری شریف" کی یہ حدیث بھی ہے اور اس کا مفہوم بھی علما نے تاویل کے ساتھ بیان فرمایا ہے

چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: لَاصَامَ مَنْ صَامَ الدَّھْرَ۔ یعنی جو ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے رکھے ہی نہیں۔ (بخاری ج ۱ ص ۶۵۱ حدیث ۱۹۷۹)

شارِحِ بخاری حضرتِ علّامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اگر اس خبر کو "نَہْی" کے معنیٰ میں مانیں (یعنی اگر اس حدیث کا یہ معنیٰ لیں کہ ہمیشہ روزے رکھنا منع ہے اور جو رکھے گا تو اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا) تو (اس صورت میں حدیث کا) یہ ارشاد ان لوگوں کے لیے ہے جنہیں مسلسل روزہ رکھنے کی وجہ سے اس کا ظنِّ غالب ہو کہ اتنے کمزور ہو جائیں گے کہ جو حقوق ان پر واجب ہیں اُن کو ادا نہیں کر پائیں گے خواہ وہ حقوق دینی ہوں یا دُنیوی، مثلاً نماز، جہاد، بچّوں کی پرورش کے لیے کمائی، اور (پہلی صورت سے ہٹ کر دوسری صورت یہ بنتی ہے کہ) اگر مسلسل روزہ رکھنے کی وجہ سے (اگر) ان (روزہ داروں) کا ظنِّ غالب ہو کہ حقوقِ واجبہ تو کَما حَقُّہٗ (یعنی مکمّل طور پر) ادا کر لیں گے مگر حقوقِ غیر واجبہ ادا کرنے کی قوت نہیں رہے گی، ان کے

www.farzuloom.net

لیے روزہ مکروہ یا خلافِ اَولیٰ ہے اور جنہیں اس کا ظنِّ غالب ہو کہ صومِ دَہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھنے کے باوجود تمام حقوقِ واجبہ، مسنونہ، مُستَحبّہ کماحقُّہٗ (یعنی مکمّل طور پر) ادا کرلیں گے ان کے لیے کراہت بھی نہیں۔ بعض صحابۂ کرام جیسے ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا صومِ دَہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھتے تھے اور حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں منع نہیں فرمایا، اسی طرح بہت سے تابعین اور اولیائِ کرام سے بھی صومِ دَہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھنا منقول ہے۔ [اشعۃ اللمعات جلد ثانی ص ۱۰۰] (نزہۃ القاری ج ۳ ص ۳۸۶ ملخصاً)

یا ربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہمیں زندگی، صحت اور فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب نفل روزے رکھنے کی سعادت عنایت فرما، انہیں قبول بھی کر، ہمیں بے حساب بخش دے اور ہمارے میٹھے میٹھے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ رمضان ص ۳۲۷ تا ۳۳۰)

---

(03): ”عاشورہ کے فضائل وواقعات“

{۱} عاشورا (یعنی 10 محرّمُ الحرام) کے دن حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری {۲} اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی لغزش کی توبہ قبول ہوئی {۳} اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم کی توبہ قبول ہوئی {۴} اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا

www.farzuloom.net

ہوئے {۵} اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا کئے گئے {۶} اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اُن کی قوم کو نجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت غرق ہوا {۷} اسی دن حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو قید خانے سے رہائی ملی {۸} اسی دن حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے {۹} سیِّدُنا امام حسین عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو مع شہزادگان و رُفقا تین دن بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد اِسی عاشورا کے روز دشتِ کربلا میں نہایت بے رحمی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یا حُسَین“ کے چھ حُروف کی نسبت سے مُحرَّمُ الحَرام اور عاشورا کے روزوں کے 6 فضائل

{۱} حضورِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”رَمضان کے بعد مُحرَّم کا روزہ افضل ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صَلٰوۃُ اللَّیل (یعنی رات کے نوافِل) ہے۔“ (مسلم ص۵۹۱ حدیث۱۱۶۳)

{۲} طبیبوں کے طبیب، **اللہ** کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: مُحرَّم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔ (مُعجَم صغیر ج۲ ص۷۱)

یوم موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام:

{۳} حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کا ارشادِ گرامی ہے، رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب مدینۃُ الْمُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں تشریف لائے، یہود کو

عاشورے کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی: یہ عظمت والا دن ہے کہ اِس میں موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اُن کی قوم کو **اللہ** تَعَالٰی نے نجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈُبو دیا، لہٰذا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بطورِ شکرانہ اِس دن کا روزہ رکھا، تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حق دار اور زیادہ قریب ہیں۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود بھی روزہ رکھا اور اِس کا حکم بھی فرمایا۔ (مسلم ص ۵۷۲ حدیث ۱۱۳۰) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس روز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اُس کی یادگار قائم کرنا دُرُست و محبوب ہے کہ اس طرح اُس نعمتِ عُظمٰی کی یاد تازہ ہوگی اور اُس کا شکر ادا کرنے کا سبب بھی ہوگا خود قراٰنِ عظیم میں ارشاد فرمایا: وَذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ ؕ۔ (پ ۱۳، ابرٰھیم: ۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ "بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ" سے وہ دن مراد ہیں جن میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے مَنّ و سَلْویٰ اُتارنے کا دن، حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ ان اَیّام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اِس آیت کے حکم میں داخل ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص ۴۷۹ مُلَخّصاً)

عید میلاد النبی اور دعوتِ اسلامی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنْشاہِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے یوم ولادت سے بڑھ کر کون سا دن "یومِ اِنعام" ہوگا؟ بے شک تمام نعمتیں آپ ہی کے طفیل ہیں اور آپ کا یومِ ولادت تو عیدوں کی بھی عید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن

www.farzuloom.net

وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کی طرف سے دنیا میں لاتعداد مقامات پر ہر سال عیدِ مِیلادُ النَّبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شاندار طریقے پر منائی جاتی ہے۔ ربیع الاوّل شریف کی 12ویں شب کو عظیمُ الشان اِجتماعِ میلاد کا اِنعقاد ہوتا ہے اور بِالخُصُوص میرے حسنِ ظن کے مطابق اُس رات دنیا کا سب سے بڑا "اجتماعِ میلاد" بابُ المدینہ کراچی میں منعقد ہوتا اور مدنی چینل پر براہِ راست (Live) ٹیلے کاسٹ کیا جاتا ہے۔ عید کے روز مرحبا یا مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُھومیں مچاتے ہوئے بے شمار جلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عید میلادُ النَّبی تو عید کی بھی عید ہے

بالیقیں ہے عید عیداں عیدِ میلاد النَّبی (وسائلِ بخشش ص ۳۸۰)

عاشورا کا روزہ:

{۴} سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: "میں نے سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کسی دن کے روزے کو اور دن پر فضیلت دے کر جستجو (رغبت) فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشورے کا دن اور یہ کہ رَمضان کا مہینا۔" (بُخارِی ج ۱ ص ۶۵۷ حدیث ۲۰۰۶)

یہودیوں کی مخالفت کرو:

{۵} نبیِّ رَحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یومِ عاشورا کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مُسنَد اِمام اَحمَد ج ۱ ص ۵۱۸ حدیث ۲۱۵۴) عاشورے کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نویں ۹ یا گیارہویں ۱۱ مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔

{۶} حضرتِ سیِّدُنا ابوقتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بخشش نشان ہے: مجھے **اللہ** پر گمان ہے کہ عاشورے کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

www.farzuloom.net

(مُسلِم ص ۵۹۰ حدیث ۱۱۶۲)

سارا سال گھر میں برکت:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”اسلامی زندگی“ صَفحہ 131 پر مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: مُحَرَّم کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہت ثواب پائے گا، بال بچوں کیلئے دسویں مُحَرَّم کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں بَرَکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کھچڑا پکا کر حضرتِ شہید کربلا سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فاتحہ کرے بہت مجرب (یعنی فائدہ مند، موثر و آزمودہ) ہے۔ (اسلامی زندگی ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ رمضان ص ۳۱۹ تا ۳۳۲)

---

(04): ”رجب اور اس کے روزوں کے فضائل“

ایک جنتی نهر کا نام رجب هے:

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں ایک نہر ہے جسے ”رجب“ کہا جاتا ہے، وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے، تو جو کوئی رجب کا ایک روزہ رکھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اس نہر سے پلائے گا۔“ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۶۷ حدیث ۳۸۰۰)

ایک روزے کی فضیلت:

حضرت علّامہ شیخ عبدالحق محدث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نقل کرتے ہیں کہ سلطانِ

www.farzuloom.net

مدینہ، قرارِ قلبِ و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: ماہِ رجب حرمت والے مہینوں میں سے ہے، اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اِس مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص رجب میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیز گاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزے والا) دن اس بندے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے: "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس بندے کو بخش دے۔" اور اگر وہ شخص بغیر پرہیز گاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ دروازہ اور دن اُس کی بخشِش کی درخواست نہیں کرتے اور اُس شخص سے کہتے ہیں: "اے بندے! تیرے نفس نے تجھے دھوکا دیا۔"

(مَاثَبَتَ بِالسُّنّۃ ص ۲۳۴، فضائِلُ شَھرِرَجب لِلخَلّال ص ۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزے کا مقصودِ اصلی تقویٰ اور پرہیز گاری اور اپنے اعضائے بدن کو گناہوں سے بچانا ہے، اگر روزہ رکھنے کے باوجود بھی نافرمانیوں کا سلسلہ جاری رہا تو پھر بڑی محرومی کی بات ہے۔

کشتی نوح میں رجب کے روزے کی بہار:

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے رجب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزے رکھنے والوں کی طرح ہوگا، جس نے سات روزے رکھے اُس پر جہنَّم کے ساتوں دروازے بند کردیئے جائیں گے، جس نے آٹھ روزے رکھے اُس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس روزے رکھے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جو کچھ مانگے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائے گا اور جو کوئی پندرہ روزے رکھتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا (یعنی اعلان کرنے والا اعلان) کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے پس تو ازسرِ نو عمل شروع کر کہ تیری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ اور جو زائد کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے زیادہ دے۔ اور "رجب" میں نوح (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کشتی میں سوار ہوئے تو خود بھی روزہ رکھا اور ہمراہیوں کو بھی روزے کا حکم دیا۔ ان کی کشتی دس محرم تک چھ ماہ برسرِ سفر رہی۔

www.farzuloom.net

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۶۸حدیث۳۸۰۱)

سوسال کے روزوں کاثواب:

ستّائیسویں رَجَبُ الْمُرَجَّب کی عظمتوں کے کیا کہنے !اِسی تاریخ میں ہمارے پیارے پیارے، میٹھے میٹھے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰےصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو معراج شریف کا عظیم الشان معجزہ عطاہوا۔(شرحُ الزّرقانی عَلَی المَواھِبِ اللَّدُنِّیۃ ج۸ص۱۸) 27ویں رَجب شریف کے روزے کی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُناسلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے ،**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذِیشان ہے:''رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے، سو برس کی شب بیداری کی اور یہ رَجب کی ستائیس(ست۔تا۔ئیس) تاریخ ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۷۴حدیث۳۸۱۱)

27ویں شب کے 12 نوافل کی فضیلت:

حضرت سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔ جو اس میں بارہ رَکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رَکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ اور کوئی سی ایک سورت اور ہر دو رَکعت پر اَلتَّحِیّاتُ (درودِ ابراھیم اور دعا) پڑھے اور بارہ پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد 100 بار یہ پڑھے: سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّااللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ، اِستغفار 100 بار، دُرُود شریف 100 بار پڑھے اور اپنی دنیاوآخرت سے جس چیز کی چاہے دُعامانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی سب دُعائیں قبول فرمائے سوائے اُس دُعا کے جو گناہ کے لئے ہو۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۷۴حدیث ۳۸۱۲، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰ص۶۴۸)

60 مہینوں کے روزوں کاثواب

www.farzuloom.net

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''جو کوئی ستّائیسویں رجب کا روزہ رکھے، **اللہ** تَعَالٰی اُس کیلئے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے۔'' (فَضائِلُ شَھْرِ رَجَب ص ۱۰)

......توگویا سو سال کے روزے رکھے:

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذِیشان ہے: ''**رَجَب** میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قِیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے اور یہ **رَجَب** کی ستائیس تاریخ ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۷۴ حدیث ۳۸۱۱)

(فیضانِ رمضان ص ۳۳۱ تا ۳۲۹)

---

(05): ''شعبان اور اس کے روزوں کے فضائل''

تعظیمِ رَمضان کے لیے شعبان کے روزے:

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''رَمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمضان کیلئے۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۷۷ حدیث ۳۸۱۹)

آقا شعبان کے اکثر روزے رکھتے تھے:

بخاری شریف میں ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: کہ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھتے بلکہ پورے شعبان ہی کے روزے رکھ لیتے اور فرمایا کرتے: اپنی اِستطاعت کے مطابق عمل کرو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔ (بُخاری ج۱ ص۶۴۸ حدیث ۱۹۷۰)

حدیث پاک کی شرح:

شارِحِ بخاری حضرتِ علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: مراد یہ ہے کہ شعبان میں اکثر دنوں میں روزہ رکھتے تھے اسے تَغْلِیباً (تَغ۔لی۔باً یعنی غلبے اور زیادت کے لحاظ سے) کل (یعنی سارے مہینے کے روزے رکھنے) سے تعبیر کر دیا۔ جیسے کہتے ہیں: ''فلاں نے پوری رات عبادت کی'' جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضروریات سے فراغت بھی کی ہو، یہاں تَغْلِیباً اکثر کو ''کل'' کہہ دیا۔ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان میں جسے قوت ہو وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھے۔ البتہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے رَمضان کے روزوں پر اثر پڑے گا، یہی مَحْمَل (مَح۔مَل یعنی مرادو مقصد) ہے ان احادیث (مثلاً ترمذی، حدیث 738 وغیرہ) کا جن میں فرمایا گیا: ''نصف (یعنی آدھے) شعبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔'' [ترمذی حدیث ۷۳۸] (نزہۃ القاری ج۳ص ۳۷۷، ۳۸۰)

مرنے والوں کی فہرس بنانے کا مہینا:

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟ تو محبوبِ ربُّ العباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔

(اَبویَعْلٰی ج۴ص ۲۷۷ حدیث ۴۸۹۰)

www.farzuloom.net

نفل روزوں کا پسندیدہ مہینا:

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن ابی قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے اُمُّ المؤمنین سَیِّدَتُنا عائِشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو فرماتے سنا: انبیا کے سرتاج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پسندیدہ مہینا شعبانُ المُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضانُ الْمبارَک سے ملادیتے۔ (ابوداوٗد ج۲ص۴۷۶حدیث۲۴۳۱)

لوگ اس سے غافل ہیں:

حضرت سَیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شعبان میں (نفل) روزے رکھتے ہیں اِس طرح کسی بھی مہینے میں نہیں رکھتے! “فرمایا: رَجب اور رَمضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافل ہیں، اِس میں لوگوں کے اَعمال **اللہ** ربُّ العٰلَمین عَزَّوَجَلَّ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (نَسائی ص۳۸۷حدیث۲۳۵۴)

طاقت کے مطابق عمل کیجئے:

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا رِوایت فرماتی ہیں: رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے تھے کہ پورے شعبان کے ہی روزے رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: ”اپنی اِستطاعت کے مطابق عمل کرو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ، بے شک اُس کے نزدیک پسندیدہ (نفل) نماز وہ ہے کہ جس پر ہمیشگی اِختیار کی جائے اگرچِہ کم ہو۔“ تو جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کوئی نَماز (نفل) پڑھتے تو اُس پر ہمیشگی اختیار فرماتے۔ (بُخاری ج۱ص۶۴۸حدیث۱۹۷۰)

(فیضانِ رمضان ص۳۳۷تا۳۳۹)

www.farzuloom.net

نازُک فیصلے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرہ شَعْبانُ الْمُعَظّم کی رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے کس کی قسمت میں کیا لکھ دیا جائے! بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ طے ہو چکا ہوتا ہے۔ "غُنْیَۃُ الطّالِبِین" میں ہے: "بہت سے کفن دُھل کر تیار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، کافی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قبریں کھودی جاچکی ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفن ہونے والے خوشیوں میں مست ہوتے ہیں، بعض لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی موت کا وَقت قریب آچکا ہوتا ہے۔ کئی مکانات کی تعمیرات کا کام پورا ہو گیا ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان کے مالکان کی زندگی کا وَقت بھی پورا ہو چکا ہوتا ہے۔"

(غُنْیَۃُ الطّالِبِین ج۱ ص۳۴۸)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فائدے کی بات:

شبِ بَرَاءَت میں نامۂ اعمال تبدیل ہوتے ہیں لہٰذا ممکن ہو تو 14 شَعبانُ الْمُعَظّم کو بھی روزہ رکھ لیا جائے تاکہ اَعمال نامے کے آخری دن میں بھی روزہ ہو۔ 14 شعبان کو عصر کی نماز با جماعت پڑھ کر وہیں نفل اعتکاف کر لیا جائے اور نمازِ مغرب کے انتظار کی نیّت سے مسجِد ہی میں ٹھہرا جائے تاکہ اعمال نامہ تبدیل ہونے کے آخری لمحات میں مسجِد کی حاضری، اعتکاف اور انتظارِ نماز وغیرہ کا ثواب لکھا جائے۔ بلکہ زہے نصیب! ساری ہی رات عبادت میں گزاری جائے۔

www.farzuloom.net

مغرب کے بعد چھ نوافل:

معمولات اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے ہے کہ مغرب کے فرض وسنّت وغیرہ کے بعد چھ رَکعت نفل (نَف۔ل) دو دو رَکعت کر کے ادا کئے جائیں۔ پہلی دو رَکعتوں سے پہلے یہ نیت کیجئے: "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان دو رَکعتوں کی برکت سے مجھے درازیِ عمر بالخیر عطا فرما۔" دوسری دو رَکعتوں میں یہ نیت فرمایئے: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان دو رَکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔ "تیسری دو رَکعتوں کیلئے یہ نیت کیجئے: "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر۔" ان 6 رَکعتوں میں سُوْرَةُ الْفَاتِحَه کے بعد جو چاہیں وہ سورتیں پڑھ سکتے ہیں، چاہیں تو ہر رَکعت (رَکْ۔عَت) میں سُوْرَةُ الْفَاتِحَه کے بعد تین تین بار سُوْرَةُ الْاِخْلَاص پڑھ لیجئے۔ ہر دو رَکعت کے بعد اِکیس بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (پوری سورت) یا ایک بار سورۂ یٰسٓ شریف پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی بلند آواز سے یٰسٓ شریف پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سنیں۔ اس میں یہ خیال رہے کہ سننے والا اِس دَوران زَبان سے یٰسٓ شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے اور یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ جب قراٰنِ کریم بلند آواز سے پڑھا جائے تو جو لوگ سننے کیلئے حاضر ہیں اُن پر فرضِ عین ہے کہ چپ چاپ خوب کان لگا کر سنیں۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار (اَم۔بار) لگ جائے گا۔ ہر بار یٰسٓ شریف کے بعد "دُعائے نصف شعبان" بھی پڑھئے۔

(فیضانِ رمضان ص ۳۴۷تا۳۴۸)

---

(06): "پندرہ شعبان"

پندرھویں شب میں تجلی:

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہاسے رِوایت ہے، تاجدارِ

www.farzuloom.net

رِسالت، سراپا رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ شعبان کی پندرَہو۱۵یں شب میں تجلّی فرماتا ہے۔ اِستغفار (یعنی توبہ) کرنے والوں کو بخش دیتا اور طالب رَحمت پر رَحم فرماتا اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اُسی پر چھوڑ دیتا ہے۔" (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۸۲ حدیث ۳۸۳۵)

عداوت والے کی شامت:

حضرتِ سَیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے، سلطانِ مدینۂ منوَّرہ، شہنشاہِ مکّۂ مُکرَّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: "شعبان کی پندرَھو۱۵یں شب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوق کی طرف تجلّی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو (نہیں بخشتا)۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حِبّان ج۷ ص۴۷۰ حدیث ۵۶۳۶)

ڈھیروں گناھگاروں کی مغفرت ھوتی ھے مگر....

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے، حضور سراپا نور، فیض گنجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) آئے اور کہا: یہ شعبان کی پندرَہویں رات ہے، اس میں اللہ تَعَالٰی جہنَّم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رِشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظر رَحمت نہیں فرماتا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۸۴ حدیث ۳۸۳۷) (حدیثِ پاک میں "کپڑا لٹکانے والے" کا جو بیان ہے، اِس سے مراد وہ لوگ ہیں جو تکبُّر کے ساتھ ٹخنوں کے نیچے تہبند یا پاجامہ یا پتلون یا ثوب یعنی لمبا عربی کرتا وغیرہ لٹکاتے ہیں) کروڑوں حنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے جو رِوایت نقل کی اُس میں قاتل کا بھی ذِکر ہے۔
(مُسندِ اِمام احمد ج۲ ص۵۸۹ حدیث ۶۶۵۳)

حضرت سَیِّدُنا کثیر بن مرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، سراپا رَحمت

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ شعبان کی پندرہویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتاہے سوائے مشرک اور عداوت والے کے۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۸۱ حدیث ۳۸۳۰)

حضرتِ سیِّدنا داوٗدعَلَیْہِ السَّلَام اور شب براءت:

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں رات یعنی شبِ بَرائَت میں اکثر باہر تشریف لاتے۔ ایک بار اِسی طرح شبِ برائَت میں باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر فرمایا: ایک مرتبہ اللہ تَعَالٰی کے نبی حضرت سَیِّدُنا داوٗد(عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے شعبان کی پندرھویں رات آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ اس وَقت میں جس شخص نے جو بھی دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگی اُس کی دعا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبول فرمائی اور جس نے مغفرت طلب کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسکی مغفرت فرمادی بشر طیکہ دُعا کرنے والا عشار(یعنی ظلماً ٹیکس لینے والا)، جادوگر، کاہن اور باجا بجانے والا نہ ہو۔ پھر حضرت سَیِّدُنا داوٗد(عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ ربَّ دَاوٗدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اَوِاسْتَغْفَرَكَ فِیْھَا ۔ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے داوٗد کے پروردگار! جو اِس رات میں تجھ سے دُعا کرے یا مغفرت طَلَب کرے تو اُس کو بخش دے۔ (لَطائفُ الْمَعارِف ج ۱ ص ۱۳۷ مختصراً)

ہر خطا تو در گزر کر بیکس و مجبور کی

ہو الٰہی! مغفرت ہر بیکس و مجبور کی (وسائل بخشش ص ۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محروم لوگ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ بَرَائَت بے حد اَہم رات ہے، کسی صورت سے بھی اسے غفلت میں نہ گزارا جائے، اِس رات رَحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔ اِس مبارک شب میں اللہ

www.farzuloom.net

تبارَک وَتعالیٰ ''بنی کلب '' کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے: ''قبیلۂ بنی کلب'' قبائلِ عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا[1]۔ '' آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر شبِ بَرَائَ ت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام بَیْہَقِی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی ''فَضائِلُ الْاَوْقات'' میں نقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ آدمیوں کی اس رات (یعنی شبِ براءت میں) بھی بخشش نہیں ہو گی: {۱} شراب کا عادی {۲} ماں باپ کا نافرمان {۳} زِنا کا عادی {۴} قطع تعلق کرنے والا {۵} تصویر بنانے والا اور {۶} چغل خور۔ (فضائل الاوقات ج۱ ص۱۳۰ حدیث ۲۷) اِسی طرح کاہن، جادوگر، تکبر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والے اور کسی مسلمان سے بلا اجازتِ شرعی بغض و کینہ رکھنے والے پر بھی اِس رات مغفرت کی سعادت سے محرومی کی وعید ہے، چنانچہ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ مُتَذَکِّرہ (یعنی بیان کردہ) گناہوں میں سے اگر مَعَاذَ اللہ کسی گناہ میں ملوث ہوں تو وہ بالخصوص اُس گناہ سے اور بالعموم ہر گناہ سے شبِ بَرَائَ ت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچی توبہ کر لیں، اور اگر بندوں کی حق تلفیاں کی ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی معافی تلافی کی ترکیب بھی فرمالیں۔

امامِ اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا پیام تمام مسلمانوں کے نام:

میرے آقا اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلِسُنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمَرْتَبت، پروانۂ شَمْعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، پیرِطریقت، باعِثِ خَیْر و بَرَکت، حنفی مذہب کے عظیم عالِم و مفتی حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنے ایک اِرادتمند (یعنی معتقد) کو شبِ براءَ ت سے قبل توبہ اور معافی تلافی کے تعلق سے ایک مکتوب شریف ارسال فرمایا جو کہ اُس کی اِفادِیت کے پیشِ نظر حاضرِ خدمت ہے چنانچہ ''کُلِّیاتِ مکاتیبِ رضا '' جلد اوّل صَفحہ 356 تا 357 پر ہے: شبِ براءَ ت

www.farzuloom.net

قریب ہے، اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزت میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عزَّوَجَلَّ بطفیل حضورِ پر نور، شافع یومُ النشور عَلَیْہِ أَفْضَلُ الصَّلاۃِ وَالتَّسْلِیْم مسلمانوں کے ذُنوب (یعنی گناہ) معاف فرماتا ہے مگر چند، ان میں وہ دو مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رَنجش رکھتے ہیں، فرماتا ہے: "اِن کو رہنے دو، جب تک آپس میں صلح نہ کرلیں۔" لہٰذا اہلِ سنت کو چاہئے کہ حتَّی الْوَسْع قبلِ غروبِ آفتاب 14 شعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کرلیں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کردیں یا معاف کرالیں کہ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی حُقُوقُ الْعِباد سے صحائف اَعمال (یعنی اعمال نامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزت میں پیش ہوں۔ حقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے توبۂ صادِقہ (یعنی سچی توبہ) کافی ہے۔ (حدیثِ پاک میں ہے:) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں (ابن ماجہ حدیث ۴۲۵۰)) ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی ضرور اِس شب میں اُمید مغفرتِ تامہ (تام۔ مَہ یعنی مکمَّل مغفرت کی اُمید) ہے بشرطِ صحت عقیدہ۔ (یعنی عقیدہ دُرست ہونا شرط ہے) وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم۔ (اور وہ گناہ مٹانے والا رحمت فرمانے والا ہے) یہ سب مصالحت اِخوان (یعنی بھائیوں میں صلح کروانا) و معافیِ حقوق بِحَمْدِہٖ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز (یعنی کافی برسوں) سے جاری ہے، اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اس کا اِجرا کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُمَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ اُن کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مِصداق ہوں اور اِس فقیر کیلئے عفو و عافیتِ دارَین کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وَہاں (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) نہ خالی زَبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے، صلح و معافی سب سچّے دل سے ہو۔ وَالسَّلام۔ فقیر احمد رضا قادِری عُفِیَ عَنْہُ، از: بریلی

www.farzuloom.net

شب براءت کی تعظیم:

شامی تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین شب بَرائَ ت کی بہت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خوب عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اس رات کی تعظیم سیکھی۔ بعض علماءِ شام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے فرمایا: شب بِراءَت میں مسجِد کے اندر اجتماعی عبادت کرنا مستحب ہے، حضرت سیِّدنا خالد و لقمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما اور دیگر تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اس رات (کی تعظیم کیلئے) بہترین کپڑے زَیب تن فرماتے، سرمہ اور خوشبو لگاتے، مسجِد میں (نفل) نمازیں ادا فرماتے۔

(لطائف المعارف ص ۲۶۳)

بھلائیوں والی چار راتیں:

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم، رء وف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ (خاص طور پر) چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے: {۱} بقر عید کی رات {۲} عید الفطر کی (چاند) رات {۳} شعبان کی پندرھویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزق اور (اِس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں {۴} عرفے کی (یعنی 8 اور 9 ذُوالحجّہ کی درمیانی) رات اذانِ (فجر) تک۔

(تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۷ ص ۴۰۲)

دولہا کا نام مُردوں کی فہرس میں!:

سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”(لوگوں کی) زندگیاں ایک شعبان سے دوسرے شعبان میں مُنْقَطِع ہوتی ہیں حتی کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں لکھا ہوتا ہے۔“ (کَنْزُ الْعُمّال ج ۱۵ ص ۲۹۲ حدیث ۴۲۷۷۳)

تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک!

تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک! (وسائلِ بخشش ص ۷۰۹)

www.farzuloom.net

مکان بنانے والا مردوں کی فہرس میں:

حضرت سیِّدُنا امام ابنِ ابی الدنیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حضرتِ سیِّدُنا عطا بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے روایت کرتے ہیں کہ جب نصف شعبان کی رات (یعنی شبِ بَرَائَ ت) آتی ہے تو ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک صَحِیفَہ (ص۔ حِ۔ فَہ یعنی رِسالہ) دیا جاتا اور کہا جاتا ہے: یہ صَحِیفَہ پکڑ لو، ایک بندہ بستر پر لیٹا ہو گا اور عورتوں سے نکاح کرے گا اور گھر بنائے گا جبکہ اس کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہو گا۔ (تفسیرِ دُرِّ منثور ج۷ ص۴۰۲)

سال بھر کے معاملات کی تقسیم:

حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''ایک آدمی لوگوں کے درمیان چل رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ مردوں میں اُٹھایا ہوا ہوتا ہے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پارہ 25 سُوْرَۃُ الدُّخَان کی آیت نمبر 3 اور 4 تلاوت کی:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ(۳) فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ(۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے اسے بَرَکت والی رات میں اُتارا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔

پھر فرمایا: اس رات میں ایک سال سے دوسرے سال تک دنیا کے مُعامَلات کی تقسیم کی جاتی ہے۔ (تفسیرِ طَبَری ج۱۱ ص۲۲۳)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان مذکورہ آیاتِ مبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''اِس رات سے مراد یا شبِ قَدر ہے ستائیسویں ۲۷ رات یا شبِ بَراءَت پندرھویں ۱۵ شعبان، اس رات میں پورا قراٰن لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اُتارا گیا پھر وہاں سے تیئیس ۲۳ سال کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اُترا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس رات میں قراٰن اُترا وہ مبارَک ہے، تو جس رات میں صاحب

www.farzuloom.net

قرآن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دنیا میں تشریف لائے وہ بھی مبارک ہے۔ اس رات میں سال بھر کے رِزق، موت، زندگی، عزت وذلت، غرض تمام اِنتِظامی اُمور لوحِ محفوظ سے فرشتوں کے صَحِیفوں میں نقل کرکے ہر صَحِیفَہ (یعنی رسالہ) اس محکمے کے فرشتوں کو دے دیا جاتا ہے جیسے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو تمام مرنے والوں کی فہرست وغیرہ۔ " (نورُالعرفان ص ۷۹۰)

(فیضانِ رمضان ص ۳۴۱ تا ۳۴۷)

---

(07): "شش عید کے روزے"

نومولود کی طرح گناھوں سے پاک:

{۱} "جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔" (مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۳ ص ۴۲۵ حدیث ۵۱۰۲)

گویا عمر بھر کا روزہ رکھا:

{۲} "جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے، تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔" (مُسلِم ص ۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴)

سال بھر روزے رکّھے:

{۳} "جس نے عیدُالفِطر کے بعد (شوال میں) چھ روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔ تو ماہِ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر ہے اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہوگئے۔" (اَلسّنَنُ الکُبریللنَسائی ج ۲ ص ۱۶۲، ۱۶۳ حدیث ۲۸۶۰، ۲۸۶۱)

شش عید کے روزے کب رکھے جائیں؟:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدرُالشَّریعہ، بَدرُالطَّرِیقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد

www.farzuloom.net

امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی ''بہار شریعت'' کے حاشیے میں فرماتے ہیں: ''بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق (مُ۔تَ۔فَر۔رِق یعنی جدا جدا) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لیے، جب بھی حرج نہیں۔'' (دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۸۵، بہارِ شریعت ج۱ ص۱۰۱۰)

خلیلِ ملّت حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مضایقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَفَرِّق (یعنی جدا جدا) رکھے جائیں یعنی (جیسے) ہر ہفتے میں دو روزے اور عید الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (سنی بہشتی زیور ص۳۴۷) اَلْغَرَض عیدُ الْفِطْر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ رمضان ص۳۵۷تا۳۵۸)

---

(08): ''ذوالحجۃ کے مدنی پھول''

{۱} ''ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں۔'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور نہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد؟'' فرمایا: ''اور نہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد، مگر وہ کہ اپنے جان ومال لے کر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔'' (یعنی صرف وہ مجاہد افضل ہوگا جو جان ومال قربان کرنے میں کامیاب ہوگیا) (بُخارِی ج۱ ص۳۳۳ حدیث۹۶۹)

www.farzuloom.net

{۲}"اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرَۂ ذُوالْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شبِ قدر کے برابر ہے۔" (تِرْمِذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

{۳}"مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ عرفہ (یعنی 9 ذُو الحِجَّۃِ الْحرام) کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔" (مُسلِم ص ۵۹۰ حدیث ۱۱۶۲)

{۴} عرفہ (یعنی ۹ ذو الحِجَّۃِ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۵۷ حدیث ۳۷۶۴) (مگر عرفات میں حاجی کو عرفے کا روزہ مکروہ ہے،) حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرماتے ہیں: سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عرفے کے دِن (یعنی ۹ ذُو الحِجَّۃِ الحرام کے روز حاجی کو) عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ (ابنِ خُزَیمَۃ ج ۳ ص ۲۹۲ حدیث ۲۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ رمضان ص ۳۵۸ تا ۳۵۹)

----

(09): "عید کے دن کے ۲۰ مدنی پھول"

عید کے دِن یہ اُمُور مُستَحَب ہیں:

☆ حجامت بنوانا (مگر زُلفیں بنوایئے نہ کہ اَنگریزی بال) ☆ ناخن ترشوانا ☆ غسل کرنا ☆ مسواک کرنا (یہ اُس کے علاوہ ہے جو وُضو میں کی جاتی ہے) ☆ اچھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئی ☆ خوشبو لگانا ☆ انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اِس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صِرف ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے، ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں، بغیر نگینے کی بھی مت پہنئے، نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں، چاندی کا چھلا یا چاندی کے بیان کردہ وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلا مرد

www.farzuloom.net

نہیں پہن سکتا)☆نمازِ فَجر مسجِد محلہ میں پڑھنا☆عیدُ الفِطر کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھا لینا، تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے۔ اگر نَماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا مگر عشاتک نہ کھایا تو عتاب (یعنی ملامت) کیا جائے گا☆نمازِ عید ، عید گاہ میں ادا کرنا☆عید گاہ پیدل چلنا☆سواری پر بھی جانے میں حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپسی پر سُواری پر آنے میں حرج نہیں ☆نمازِ عید کیلئے عید گاہ جلد چلے جانا اور ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا☆عید کی نماز سے پہلے صَدَقۂ فِطر ادا کرنا☆خوشی ظاہر کرنا☆کثرت سے صَدَقہ دینا☆عید گاہ کو اِطمینان و وَقار اور نیچی نگاہ کئے جانا☆آپس میں مبارک باد دینا☆بعد نماز عید مصافحہ (یعنی ہاتھ ملانا) اور معانقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اِس میں اِظہارِ مسرت ہے، مگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ ہی☆عِیدُ الفِطر کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہئے اور نمازِ عید اَضحیٰ کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہئے۔ تکبیر یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط ۔

ترجمہ: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۹ تا ۷۸۱، عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، ۱۵۰ وغیرہ)

بقرعید کا ایک مستحب:

عیدِ اَضحٰی (یعنی بقر عید) تمام اَحکام میں عیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرف بعض باتوں میں فَرق ہے، مثلاً اِس میں (یعنی بَقر عید میں) مُستَحَب یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے

قُربانی کرے یانہ کرے اور اگر کھالیا تو کراہت بھی نہیں۔(عالمگیری ج۱ص۱۵۲)

(فیضانِ رمضان ص۳۰۵تا۳۰۶)

---

(10):"تکبیر تشریق کے 8 مدنی پھول"

۞نویں ذو الحجۃ الحرام کی فَجر سے تیرھویں کی عصر تک پانچوں وقت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اسے **تکبیرِ تشریق** کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُط لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُط اَللّٰہُ اَکْبَرُط وَلِلّٰہِ الْحَمْد

(بہارِشریعت ج۱ص۷۷۹تا۷۸۵، **تَنوِیرُ الْاَبصارج۳ص۷۱**)

۞ **تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجِب ہے**۔یعنی جب تک کوئی ایسا فِعل نہ کیا ہو کہ اُس پر نَماز کی بِنا نہ کر سکے مَثَلًا اگر مسجِد سے باہَر ہو گیا یا قَصداً وُضو توڑ دیا یا چاہے بھُول کر ہی کلام کیا تو تکبیر ساقِط ہو گئی اور بِلا قَصد وُضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔

(دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتارج۳ص۷۳ دارالمعرفۃ بیروت)

۞ **تکبیرِ تشریق** اُس پر واجِب ہے جو شہر میں **مُقیم** ہو یا جس نے اِس مقیم کی اِقتِدا کی۔ وہ

اِقتِدا کرنے والا چاہے مسافر ہو یا گاؤں کا رَہنے والا اور اگر اس کی اِقتِدا نہ کریں تو ان پر (یعنی مسافر اور گاؤں کے رَہنے والے پر) واجِب نہیں۔ **(دُرِّمُختار ج۳ ص ۷۴)**

۞ مُقیم نے اگر مسافر کی اِقتِدا کی تو مُقیم پر واجِب ہے اگرچِہ اس مسافر امام پر واجِب نہیں۔ **(دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۷۴)**

۞ نَفل، سنّت اور وِتر کے بعد تکبیر واجِب نہیں۔

(بہارِ شریعت ج۱ ص ۷۸۵، رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۷۳)

۞ جُمُعہ کے بعد واجِب ہے اور نَمازِ (بَقَر) عید کے بعد بھی کہہ لے۔ **(اَیْضاً)**

۞ **مَسبُوق** (جس کی ایک یا زائد رَکعتیں فوت ہوئی ہوں) پر تکبیر واجِب ہے مگر جب خود سلام پھیرے اُس وقت کہے۔ **(رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۷۶)**

۞ **مُنفرِد** (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر واجِب نہیں **(اَلْجَوْھَرَةُالنَّیِّرَة ص ۱۲۲)** مگر کہہ لے کہ صاحبین (یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی) کے نزدیک اس پر بھی واجِب ہے۔ **(بہارِ شریعت ج۱ ص ۷۸۶)** (فیضانِ عید ص ۸ تا ۹)

---

(12): "فضول"

فُضول بات کی تعریف

www.farzuloom.net

بات کرنے میں جہاں ایک لفظ سے کام چل سکتا ہو وہاں مزید دوسرا لفظ بھی شامل کیا تو یہ دوسرا لفظ ''فُضُول '' ہے۔چُنانچِہ حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غَزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ''اِحیاءُ الْعُلُوم '' میں فرماتے ہیں: اگر ایک کلِمے (یعنی لفظ) سے اِس (بات کرنے والے) کا مقصود حاصِل ہو سکتا ہو اور وہ دو کلِمے اِستِعمال کرے تو دوسرا کلمہ فُضُول ہو گا۔ یعنی حاجت سے زیادہ ہو گا اور جو لفظ حاجت سے زائد ہے وہ مذموم ہے۔

(اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۳ ص ۱۴۱)

اگر ایک لفظ سے مقصود حاصِل نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں دو یا حسبِ ضَرورت جتنے بھی الفاظ بولے گئے وہ فُضُول نہیں۔بَہَر حال فُضُول بات اُس کلام کو کہا جائے گا جو بے فائدہ ہو۔ ضَرورت، حاجت یا مَنْفَعت ان تینوں دَرجوں میں سے کسی بھی ''دَرَجے '' کے مطابِق جو بات کی گئی وہ فُضُول نہیں اور بعض اوقات زینت کے دَرَجے میں کی جانے والی گفتگو بھی فُضُول نہیں ہوتی مَثَلاً اَشعار، بیان یا مضمون میں تحسینِ کلام (یعنی بات میں حُسن پیدا کرنے) کیلئے حسبِ ضَرورت مُقَفّٰی و مُسَجَّع (یعنی قافِیے دار) الفاظ اِستِعمال کئے جاتے ہیں یہ بھی فُضُول نہیں کہلاتے۔ کبھی مخاطب (یعنی جس سے بات کی جارہی ہے اُس کے) تَفَہُّم (تَ۔فَ۔ہُم) یعنی سمجھنے کی صلاحیّت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بھی ضَرور تاً الفاظ کی کمی اور زیادَتی کی صورت بنتی ہے۔ جو کہ فُضُول نہیں تفہیم (تَفْ۔ہِیم) یعنی سمجھانے کے اعتِبار سے لوگوں کی تین قسمیں کی جاسکتی ہیں (1) انتہائی ذِہین (2) مُتَوَسِّط یعنی درمیانے دَرَجے کا ذِہین (3) غَبی یعنی کُند ذِہن۔ جو ''اِنتہائی ذِہین '' ہوتا ہے وہ بعض اوقات صِرف ایک لفظ میں بات کی تہ تک جا پہنچتا ہے جبکہ درمیانے دَرَجے کی سمجھ رکھنے والے کو بِغیر خُلاصے کے سمجھنا دُشوار ہوتا ہے، رہا کُند ذِہن تو اس کو بسا اوقات دس بار سمجھایا جائے تب بھی کچھ پلّے نہیں پڑتا۔ مُخاطَبین کی اِس تقسیم کے مطابِق یہ بات ذِہن نشین فرما لیجئے کہ جو ایک لَفظ میں بات سمجھ گیا اُس کو اگر اُسی بات کیلئے دوسرا لفظ بھی کہا تو یہ دوسرا لفظ فُضُول قرار پائے گا، اِسی طرح درمِیانی عَقل والا اگر 12 الفاظ میں سمجھ پاتا ہے تو اُس کے سمجھ جانے کے باوُجُود اُسی بات کا 13 واں یا اِس سے زائد جو لفظ بِلا مَصلحت بولا گیا وہ فُضُول ٹھہرے گا اور رہا کُند ذِہن کہ اگر 100 الفاظ کے بِغیر بات اِس کے ذِہن میں نہیں بیٹھتی تو یہ 100 الفاظ بھی چُونکہ ضَرورت کی وجہ سے بولے گئے لہٰذا فُضُول گوئی نہیں کہلائیں گے۔ بَہَر حال جتنے الفاظ میں مقصود

حاصِل ہو جاتا ہے اُس سے اگر ایک لَفظ بھی زائِد بولا گیا تو وہ فُضُول ہے۔ ہاں وہ کلام جو کہ جائز حق ہے مگر بے فائدہ ہے اُس کا ''ایک لفظ'' بولنا بھی فُضُول ہی ٹھہرے گا اور اگر وہ بات ناجائز ہے تو اس کا ''ایک لفظ'' بولنا بھی ناجائز وگناہ قرار پائیگا۔

جو اللّٰہ وآخرت پر ایمان رکھتا ہو

یہ تفصیل سُن کر ہو سکتا ہے کہ ذہن میں آئے کہ فُضُول بات سے بچنا بے حد دُشوار ہے۔ ہمّت مت ہاریئے، کوشِش جاری رکھئے زبان کا قفلِ مدینہ لگانے (یعنی خاموشی) لگانے کی عادت بنانے کیلئے ممکنہ صورت میں کچھ نہ کچھ اشارے سے یا لکھ کر بات کرنے کی ترکیب بنایئے کہ نیّت صاف منزل آسان۔ مَقولہ ہے:

اَلسَّعْیُ مِنّی وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللهِ یعنی کوشش کرنا میرا کام اور پورا کرنے والا اللہ عزوجل ہے۔ خاموشی کی عادت بنانے کیلئے بخاری شریف کی حدیثِ پاک کو حِفظ کر لیجئے اِن شاءَ اللہ عزوجل کافی سَہولت رہے گی۔ وہ حدیثِ مبارکہ یہ ہے: مدینے کے سلطان، سرکارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو اللّٰہ عَزَّوَجَلّ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔'' (صَحیحُ البُخارِیّ ج ۴ ص ۱۰۵ حدیث ۶۰۱۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(خاموش شہزادہ ص ۳۶ تا ۴۰)

---

(11): "فضول باتوں کی مثالیں"

فُضُول جملوں کی 14 مثالیں

افسوس صد افسوس! آج کل اچّھی صحبتیں کمیاب ہیں۔ کئی اچھے نظر آنے والے بھی بد قسمتی سے بھلائی کی باتیں کرنے کے بجائے فُضُول باتوں میں مشغول نظر آرہے ہیں۔ کاش! ہم صرف ربِّ کائنات عَزَّوَجَلّ ہی کی خاطر لوگوں سے ملاقات کریں اور ہمارا ملنا صِرف ضَرورت کی بات کرنے کی حد تک ہو۔ یاد رہے! ''بے

www.farzuloom.net

فائدہ باتوں میں مصروف ہونا یا فائدہ مند گفتگو میں ضرورت سے زیادہ الفاظ ملا لینا حرام یا گناہ نہیں البتّہ اسے چھوڑنا بہُت بہتر ہے۔''

(اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۱۴۳ دار صادر بیروت)

غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے ''گناہوں بھری'' باتوں میں جاپڑنے کا قوی امکان رہتا ہے لٰہذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں آج کل بِلا حاجت ایسے ایسے سُوالات بھی کئے جاتے ہیں کہ سامنے والا شرمندہ ہو جاتا ہے اور اگر جواب میں احتیاط سے کام نہ لے تو جھوٹ کے گناہ میں بھی پڑ سکتا ہے۔ بسا اوقات اِس طرح کے سُوالات ضرورتاً بھی کئے جاتے ہیں اگر ایسا ہے تو فُضُول نہ ہوئے۔ اس طرح کے سُوالات کی مثالیں پیشِ خدمت ہیں اگر ضرورت ہے تو ٹھیک اور اِس کے بِغیر کام چل سکتا ہے تو مسلمانوں کو شرمندگی یا گناہوں کے خدشات سے بچائیے۔ مثلاً (1) ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے! (2) یار! آج کل دُعاؤں نہیں کرتے! (3) ارے بھائی! ناراض ہو گیا؟ (4) یار! لگتا ہے آپ کو مزا نہیں آیا! (5) یہ گاڑی کتنے میں خریدی؟ (6) کس سال کا ماڈل ہے؟ (7) آپ کے علاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ (8) یار! مہنگائی بہُت زیادہ ہے (9) فُلاں جگہ پر موسِم کیسا ہے؟ (10) اُف! اتنی گرمی! (11) آج کل تو کڑکڑاتی سردی ہے (12) نہ جانے یہ بارش اب رُکے گی بھی یا نہیں! (13) ذرا بارش آئی کہ بجلی گئی! (14) آپ کے یہاں بجلی تھی یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ عُموماً مُتذَکّرہ (مُ۔تَ۔ذَک۔کَرَہ) کلمات اور اس طرح کے بے شمار فِقرات بِلاضَرورت بولے جاتے ہیں۔ تاہم اس طرح کے جملے بولنے والے کے مُتَعلّق کوئی بُری رائے قائم نہ کی جائے، بلکہ حسنِ ظن ہی سے کام لیا جائے کہ ہو سکتا ہے جو بات فضول لگ رہی ہے اِس میں قائل کی کوئی مصلحت ہو جو میں نہیں سمجھ سکا۔ بِالفرض وہ سُوال یا جملہ فُضُول بھی ہو تب بھی قائِل گنہگار نہیں۔

حج سے لوٹنے والے سے فُضُول سُوالات کی 13 مثالیں

سفرِ مدینہ سے لوٹنے والے حاجیوں سے بھی اکثر دوست اَحباب طرح طرح کے غیر ضَروری سُوالات کرتے ہیں ان کی 13 مثالیں مُلاحظہ فرمائیے: (1) سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ (2) بھیڑ تو بہُت ہو گی! (3)

مہنگائی تو نہیں تھی؟ (4) مکان صحیح ملا یا نہیں؟ (5) گھر حَرَم سے دور تھا یا قریب؟ (6) وہاں موسِم کیسا تھا؟ (7) زِیادہ گرمی تو نہیں تھی؟ (8) روزانہ کتنے طواف کرتے تھے؟ (9) کتنے عُمرے کئے؟ (10) کلّے میں میرے لئے خوب دعائیں مانگی یا نہیں؟ (11) مِنیٰ میں آپ کا خیمہ جَمرات سے قریب تھا یا دور؟ (12) مدینے میں کتنے دن ملے؟ (13) مدینے میں میرا نام لیکر سلام کہا یا نہیں؟ جن سوالات کی مثالیں دی گئیں وہ اگرچِہ ناجائز نہیں تاہم پوچھنے سے پہلے اس کی مصلحت پر غور کر لیجئے، اگر حاجت نہ ہو تو نہ پوچھئے کیوں کہ ان میں بعض سُوالات حاجی کو شرمندہ کرنے والے، بعض تَرَدُّد میں ڈالنے والے اور بعض کے جوابات میں اگر اِحتیاط نہ کی گئی تو جھوٹ کے گُناہ میں پھنسانے والے ہیں۔ لہٰذا ''ایک چُپ ہزار سکھ''

بُرے یا گناہوں بھرے بکواسوں کی چار مثالیں

بعض باتونی لوگ بِلا تحقیق گناہوں اور تہمتوں بھرے جُملے بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے، اس کی چار مثالیں سنئے: (1) ہمارا سارا ہی خاندان (یا سارا گاؤں) بدمذہب ہو گیا ہے ایک میں ہی بچا ہوا ہوں (حالانکہ عموماً ایسا نہیں ہوتا، بڑے بوڑھے، خواتین اور بچّے اکثر محفوظ ہوتے ہیں) (2) ہمارے سارے ہی سرکاری افسر رِشوَت خور ہیں (3) الیکٹرک سپلائی والے سب کے سب بد معاش ہیں (معاذاللہ) (4) حکومت میں سب کے سب چور بھرے ہیں وغیرہ۔

بَقر عید پر کئے جانے والے فُضول سُوالات کی 19 مِثالیں

بقر عید کے موقع پر بِغیر لینے دینے کے کئے جانے والے فُضول سُوالات کی مثالیں مُلاحَظہ فرمایئے: (1) ہاگائے لینے کب جائیں گے؟ (2) آج کل تو مَنڈی تیز ہو گئی ہو گی! (3) ہاں بھئی! گائے کتنے میں لائے؟ (4) یار! گائے ہے تو بڑی جاندار! (5) کتنے دانت کی ہے؟ (6) ٹکّر تو نہیں مارتی؟ (7) چلا کر لائے یا سُوزُوکی میں؟ (8) سُوزُوکی والے نے کتنا کرایہ لیا؟ (9) کب کٹے گی؟ (10) قصّاب وقت پر آیا یا نہیں؟ (11) قصاب چُھری پھیر کر چلا گیا پھر بڑی دیر سے آیا (12) ہاں یار! قَصّاب لوگ لٹکا دیتے ہیں (13) فُلاں کی گائے قَصّاب کے ہاتھ سے چُھوٹ کر بھاگ کھڑی ہوئی، بڑا مزا آیا! (14) ہاں یار! قَصّاب اَناڑی تھا! (اِس جملے

www.farzuloom.net

میں غیبت، تہمت، دل آزاری، بدگمانی اور بداَلقابی وغیرہ گناہوں کی بدبو ہے البتّہ اگر واقعی وہ قصاب اَناڑی ہو اور جس کو کہا اس کو اس سے بچانا مقصود ہو تو اِس جملے میں حَرَج نہیں) (15) آپ کا بکرا کتنے دانت کا ہے؟ (16) کتنے میں ملا؟ (17) اوہو! بڑا مہنگا ملا (18) چلتا بھی ہے یا نہیں؟ (19) کتنی کٹائی لگی؟ وغیرہ وغیرہ۔

فون پر کی جانے والی فُضول باتوں کی 5 مثالیں

فون پر بھی اکثر غیر ضَروری سُوالات کی ترکیب رہتی ہے، پانچ مثالیں حاضرِ خدمت ہیں: (1) کیا کر رہے ہو؟ (2) کہاں ہو؟ (3) گاڑی میں فون آیا تو سامنے سے سُوال ہو گا اس وقت آپ کے پاس کون کون ہے؟ (4) کدھر سے گزر رہے ہو؟ (5) کہاں تک پہنچے؟ وغیرہ۔ہاں جو سُوال ضرور تاً کیا جائے وہ فُضُول نہیں کہلائے گا مگر بعض سُوالات آدمی کو شرمندہ کرکے جھوٹ پر مجبور کر سکتے ہیں مَثَلاً ہو سکتا ہے کہ سوال نمبر 3-2-1 کا جواب وہ دُرُست نہ دے پائے کیوں کہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو پتا چلے کہ کیا کر رہا ہے یا کہاں ہے یا اُس کے پاس کون کون ہے۔ بس کام کی بات وہ بھی حسبِ ضرورت کرنے ہی میں دونوں جہاں کی عافیت ہے۔

جھوٹ پر مجبور کرنے والے سُوالات کی 14 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات لوگ ایسے سُوالات کر دیتے ہیں کہ جواب دینے میں بے احتیاطی اور مُرُوَّت کی وجہ سے آدمی کے منہ سے جھوٹ نکل سکتا ہے اگرچِہ سوال کرنے والا گنہگار نہیں تاہم مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کیلئے بِلاضَرورت اِس طرح کے سُوالات سے اِجتناب (یعنی پرہیز) کرنا مناسب ہے۔ سُوالات کی 14 مثالیں حاضِر ہیں: (1) ہمارا گھر ڈھونڈنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی؟ (2) ہمارے گھر کا کھانا پسند آیا؟ (3) میرے ہاتھ کی چائے کیسی تھی؟ (4) ہمارا گھر آپ کو اچّھا لگا؟ (5) میرے لئے دُعا کرتے ہیں یا نہیں؟ (6) میں نے ابھی جو بیان کیا آپ کو کیسا لگا؟ (7) میں نے جو نعت شریف پڑھی تھی اس میں آپ کو میری آواز کیسی لگی؟ (8) میری بات آپ کو بُری تو نہیں لگی؟ (9) میرے آنے سے آپ کو تکلیف تو نہیں ہوئی؟ (10) میری وجہ سے آپ کو بوریت تو نہیں ہو رہی؟ (11) میں آکر آپ کی باتوں میں کہیں

مُخِل تو نہیں ہو گیا؟ (12) آپ مجھ سے ناراض تو نہیں؟ (13) آپ مجھ سے خوش ہیں نا؟ (14) میرے بارے میں آپ کا دل تو صاف ہے نا؟ وغیرہ۔

سب سے خطرناک ابوالفُضُول

بعض لوگ تو بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں، بات بات پر خوامخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں: (1) ہاں بھئی کیا سمجھے؟ (2) میری بات کا مطلب سمجھ گئے نا؟ (البتّہ ضرور تاً شاگردوں یا ماتحتوں سے استاذ یا بزرگوں وغیرہ کا پوچھنا کبھی مُفید بھی ہوتا ہے تا کہ کسی کو سمجھ میں نہ آیا ہو تو سمجھایا جاسکے۔ایسے موقع پر سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں سامنے والے کو چاہئے کہ جھوٹ موٹ ہاں میں ہاں نہ ملائے) (3) کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا!'' (4) ''میں غَلَط تو نہیں کہہ رہا!'' (5) ''کیا خیال ہے آپ کا؟''اب بات لاکھ نا قابلِ قبول ہو مگر مُرُوّت میں ہاں میں ہاں ملا کر بار ہا جھوٹ بولنے کا گناہ کرنا پڑتا ہے۔ایسے باتونی لوگوں کی اصلاح کی ہمّت نہ پڑتی ہو تو پھر اِن سے کوسوں دور رہنے ہی میں عافیت ہے کہ ان کی گناہوں بھری باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملانا کہیں جہنّم میں نہ پہنچادے! یہاں تک دیکھا ہے کہ اس طرح کے بکواسی لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ مَعاذَاللہ عزوجل کفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرنے کیلئے: ''کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟'' کہہ کر سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اس کا بھی ایمان برباد کروادیتے ہیں۔ کیوں کہ ہوش وحواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔اَلعِیاذُ بِاللہ عزوجل

اے کاش! ضرورت کے سوا کچھ بھی نہ بولوں
اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(میٹھے بول ص ۲۸ تا ۳۶)

---

www.farzuloom.net